Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

پنجاب اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ و دیگران

بنام

لدھیانہ اسٹیلز پرائیویٹ لمیٹڈ۔

تاریخ فیصلہ: 1 دسمبر، 1992

[بی پی جیون ریڈی اور جی این رے، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950-آرٹیکل 136-خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل-عدالتِ عظمیٰ نے تنازعہ ثالث کو بھیج دیا-ثالثی میں فریقین کی شرکت-قابلیت پر دیا جانے والا ایوارڈ-کیا فریق سوال کر سکتی ہے۔

مدعاعلیہ مدعی نے بجلی کی فراہمی کے لیے بجلی بورڈ کے ساتھ معاہدہ کیا اور اس سے فائدہ اٹھا رہا تھا۔ 6.4.1987 پر، جب مدعاعلیہ کے احاطے میں نصب میٹر کی جانچ پڑتال کی گئی، تو یہ پایا گیا کہ یہ اصل میں استعمال ہونے والی کھپت سے کم کھپت ریکارڈ کر رہا تھا۔

16.5.1988 پر چیک میٹر نصب کیا گیا تھا۔ مدعاعلیہ نے چیک میٹر کے ذریعے ریکارڈ کی گئی ریڈنگ کی بنیاد پر چارجز کی ادائیگی کی۔ 6.10.1986 سے لے کر 16.5.1988 تک کی مدت کے لیے بورڈ نے جواب دہندہ کے ذریعے استعمال کی گئی توانائی کی طرف روپے 28,56,854 کا ایک بل بھیجا، حالانکہ میٹر کے ذریعے ریکارڈ نہیں کیا گیا۔

مدعاعلیہ نے بل پر اختلاف کرتے ہوئے ایک دعویٰ دائر کیا اور بل کی بنیاد پر بورڈ اور اس کے عہدیداروں کو رقم یا اس کے کسی بھی حصے کی وصولی سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناعی کا مطالبہ کیا۔

ابتدائی طور پر اس کی درخواست پر عارضی حکم امتناعی منظور کیا گیا اور بعد میں اسے خالی کر دیا گیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دریں اثنا، مدعا علیہ نے بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ کی دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت الیکٹریکل انسپکٹر کو درخواست دی جس میں اس سے یہ فیصلہ کرنے کی درخواست کی گئی کہ آیا میٹر درست ہے اور کیا وہ مذکورہ مدت کے حوالے سے پہلے سے ادا کی گئی رقم سے زیادہ رقم ادا کرنے کا جوابدہ ہے۔

الیکٹریکل انسپکٹر نے دعویٰ زیر التواء ہونے کی بنیاد پر درخواست پر آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔

حکم امتناعی عارضی نامے کو خالی کرنے کے حکم کے خلاف مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی دائر کی۔

عدالت عالیہ نے نظر ثانی کی درخواست نمٹا دی جس میں الیکٹریکل انسپکٹر کو چار ماہ کے اندر قانون کے مطابق ان کے پاس بھیجے گئے معاملے کا فیصلہ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

مدعا علیہ نے ایک نظر ثانی درخواست دائر کی جسے 29 اگست 1991 کو مسترد کر دیا گیا، جس کے خلاف موجودہ اپیل کو خصوصی اجازت کے ذریعے ترجیح دی گئی۔

جب احکامات کے لیے خصوصی اجازت کی درخواست سامنے آئی تو اس عدالت نے تنازعہ کو اس عدالت کے سبکدوش جج کی ثالثی کے لیے بھیجنے کی ہدایت کی۔

اس عدالت کے حکم کے مطابق، ثالث نے حوالہ داخل کیا۔

ثالث نے مؤقف اختیار کیا کہ وہ دعویٰ جس میں ثالثی کا حوالہ دیا گیا تھا وہ صرف 6.10 1986 سے 16.5.1988 تک کی مدت سے متعلق تھا۔ اس نے مدتیں، 17.5.1988 سے 10.8.1990 اور 10.8.1990 کے حوالے سے مدعا علیہ کے دعوے پر بات کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ بورڈ کمپنی کو برقی توانائی کی فراہمی کے لیے کسی بھی رقم کا حقدار نہیں ہے جو پہلے میٹر کے ذریعے درج کردہ ریڈنگ کے مطابق شمار کی گئی ہو سوائے اس کے کہ الیکٹریکل انسپکٹر ذیلی دفعہ (6) کی توضیعات کے مطابق دیے گئے فیصلے میں اس کی اجازت دے۔

بورڈ نے اس عدالت میں ایوارڈ پر عذرات دائر کیے۔ بورڈ نے استدعا کی کہ ایوارڈ ٹرائل کورٹ کو بھیجا جائے جو اس پر غور کرے اور فیصلہ کرے کہ آیا اسے عدالت کا قاعدہ بنایا جانا چاہیے؛ کہ جو ثالث کو بھیجا جا سکتا تھا وہ صرف وہ تنازعہ تھا خصوصی اجازت کی درخواست میں شامل تھا؛ کہ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقدمے میں زیر التواء مرکزی تنازعہ کا کبھی ارادہ نہیں تھا اور نہ ہی اسے اصل میں ثالث کے پاس بھیجا گیا تھا؛ کہ ثالث نے اس سوال کا فیصلہ نہیں کیا تھا جس کا فیصلہ کرنے کے لیے اسے کہا گیا تھا، اس لیے کہ اس نے تنازعہ کو دوبارہ الیکٹریکل انسپکٹر کے پاس بھیج دیا تھا؛ کہ دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (6) نے الیکٹریکل انسپکٹر کو اختیار دیا کہ وہ اس کا تخمینہ لگائیں۔ چیک سے پہلے چھ ماہ کی مدت کے لیے صارفین کو فراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار؛ کہ فریقین کے درمیان معاہدہ اس کے برعکس فراہم کیا گیا، جیسا کہ دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (1) میں غور کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے معاہدہ قانون کی توضیعات پر غالب رہا۔

کیس کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. مقدمے میں زیر التواء فریقین کے درمیان تنازعہ اس دعویٰ کے ذریعے بھیجا گیا تھا۔ ثالث کے سامنے کسی بھی مرحلے پر بورڈ نے یہ اعتراض نہیں اٹھایا کہ اسے مرکزی تنازعہ میں جانے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور اسے خود کو عدالتِ عالیہ کے حکم کی درستگی تک محدود رکھنا چاہیے جس میں الیکٹریکل انسپکٹر کو دفعہ 26(6) کے تحت درخواست پر آگے بڑھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ 14 نومبر 1991 کے حکم پر رضامندی ظاہر کرنے اور مرکزی تنازعہ کی خوبیوں پر ثالث کے سامنے کارروائی میں حصہ لینے کے بعد، اب بورڈ کے لیے یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ مذکورہ اعتراض صرف اس وجہ سے اٹھائے کہ ایوارڈ اس کے خلاف گیا ہے۔

1.2. تنازعہ کو ثالث کے حوالے کرنے والے حکم نامے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ "ایوارڈ اس عدالت کی رجسٹری کو بھیجا جا سکتا ہے۔" حکم نامے میں ایسا کچھ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس عدالت نے ایوارڈ کو ٹرائل کورٹ کو غور کے لیے منتقل کرنے پر غور کیا تھا۔ حکم نامے کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایوارڈ کو قبول یا مسترد کرنا صرف اس عدالت اور اس عدالت پر منحصر ہے۔

1.3. دفعہ 16 کے تحت ایوارڈ بھیجنے کا کوئی وارنٹ نہیں ہے اور نہ ہی ریکارڈ پر ظاہر ہونے والی کسی غلطی سے ایوارڈ متاثر ہوتا ہے۔

1.4. اس عدالت کا یہ ارادہ کبھی نہیں تھا کہ ثالث خود کو الیکٹریکل انسپکٹر کی جگہ لے اور دفعہ 26(6) کے تحت فیصلہ دے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1.5 ثالث نے متدعویہ مدت کے لیے بورڈ کے دعوے پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔الیکٹریکل انسپکٹر کا حوالہ بھی اسی مدت کے لیے ہے یعنی 6.10.1986 سے 16.5.1988، جس تاریخ کو چیک میٹر نصب کیا گیا تھا۔

1.6 ثالث نے فیصلہ کیا ہے کہ بورڈ مدعی کو برقی توانائی کی فراہمی کے لیے کسی بھی رقم کی وصولی کا حقدار نہیں ہے جس کی گنتی پہلے میٹر کے ذریعے ریکارڈ کردہ ریڈنگ کے مطابق کی گئی ہے سوائے اس کے کہ جہاں تک الیکٹریکل انسپکٹر سیکشن 26 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت دیے گئے فیصلے میں اس کی اجازت دے۔انہوں نے مزید واضح کیا ہے کہ اگر اور جب الیکٹریکل انسپکٹر اپنا فیصلہ پیش کرتا ہے، تو یہ اس کے ایوارڈ کے موضوع پر غالب ہوگا، یقیناً، اس سے کسی بھی اپیل پر۔

1.7.18 فروری 1992 کو ثالث کے ذریعے دیے گئے ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنا دیا گیا ہے۔اسے دعویٰ میں ڈگری سمجھا جانا چاہیے۔دعویٰ کو مذکورہ ایوارڈ کے لحاظ سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔الیکٹریکل انسپکٹر کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق اس کے حوالے کردہ تنازعہ کا جلد از جلد فیصلہ کرے۔[283-ا]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5137، سال 1992۔

دیوانی ریویژن نمبر 1206، سال 1991 میں آر اے نمبر 40 سی-II/91 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 29.8.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس پی گوئل اور آر ایس سودھی۔

جواب دہندگان کے لیے مس شیلا گوئل کے لیے اے کے گوئل۔

عدالت کا فیصلہ بی پی جیون ریڈی، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

مدعا علیہ لدھیانہ اسٹیل نجی لمیٹڈ بجلی کا صارف ہے۔اس نے توانائی کی فراہمی کے لیے پنجاب اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا اور اس سے فائدہ اٹھا رہا تھا۔مدعا علیہ کے احاطے میں نصب میٹر کو 6.4.1987 پر چیک کیا گیا۔یہ پایا گیا کہ یہ اصل میں استعمال کی جانے والی کھپت سے کم کھپت ریکارڈ کر رہا تھا۔کچھ عرصے بعد، ایک چیک میٹر نصب کیا گیا (16.5.1988 پر) اور ہمیں

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بتایا گیا کہ درخواست گزار چیک میٹر کے ذریعے ریکارڈ کی گئی ریڈنگ کی بنیاد پر چارجز ادا کر رہا ہے۔6.10.1986(چیک کی تاریخ سے چھ ماہ پہلے) سے لے کر16.5.1988(جس تاریخ کو چیک میٹر نصب کیا گیا تھا) تک کی مدت کے لیے بورڈ نے 16.8.1988 کا ایک بل 28,56,854روپے کے مجموعے میں اس توانائی کی طرف بھیجا جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ مجھے مدعی نے استعمال کیا ہے لیکن میٹر کے ذریعے ریکارڈ نہیں کیا گیا ہے۔مذکورہ بل کو چیلنج کرتے ہوئے، مدعی نے ایک دعویٰ دائر کیا جس میں بورڈ اور اس کے عہدیداروں کو مذکورہ بل کی بنیاد پر مذکورہ رقم یااس کے کسی بھی حصے کی وصولی سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناعی کا مطالبہ کیا گیا۔اس دعویٰ میں،اس نے حکم امتناعی عارضی امتناع کے لیے درخواست دی جو ابتدائی طور پر منظور کیا گیا تھا لیکن بعد میں اسے خالی کر دیا گیا۔دریں اثنا، مدعاعلیہ نے بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ کی دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت الیکٹریکل انسپکٹر کو درخواست دی جس میں اس سے یہ فیصلہ کرنے کی درخواست کی گئی کہ آیا میٹر درست نہیں تھااور کیاوہ مذکورہ مدت کے حوالے سے پہلے سے ادا کی گئی رقم سے زیادہ رقم ادا کرنے کا جوابدہ ہے۔الیکٹریکل انسپکٹر نے مذکورہ بالا دعویٰ کے زیر التواء ہونے کی بنیاد پر مذکورہ درخواست پر آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔

حکم امتناعی عارضی نامے کو خالی کرنے کے حکم کے خلاف مدعاعلیہ نے پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ میں نظر ثانی دائر کی۔عدالت عالیہ نے نظر ثانی کی درخواست کو نمٹادیا جس میں الیکٹریکل انسپکٹر کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس معاملے کا فیصلہ قانون کے مطابق جلداز جلد کرے، ترجیحی طور پر چار ماہ کے اندر۔اس نے واضح کیا کہ دعویٰ کی التواءاس کے لیے مذکورہ درخواست پر آگے نہ بڑھنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔مدعی/مدعاعلیہ نے نظر ثانی کی درخواست دائر کی جسے 29اگست 1991 کو مسترد کر دیا گیا۔نظر ثانی کی درخواست میں حکم کے خلاف موجودہ اپیل کو ترجیح دی جاتی ہے۔

جب خصوصی اجازت کی درخواست حکم کے لیے رنگاناتھ مشرا، چیف جسٹس اور ہم میں سے ایک،جی این رے، جے پر مشتمل بنچ کے سامنے آئی تو مندرجہ ذیل حکم منظور کیا گیا:

> "فریقین کی رضامندی سے، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ تنازعہ کو اس عدالت کے سبکدوش جج مسٹر جسٹس اے ڈی کوشل کی ثالثی کے لیے بھیجا جائے۔وہ تکنیکی معاینہ کار کی مدد لے سکتا ہے اور چیف انسپکٹر سے مشورہ کر سکتا ہے۔ہم تجویز کریں گے کہ ثالث اپنی شرائط طے کر سکتا ہے اور اب سے چار ماہ کے اندر اپنا ایوارڈ دینے کی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کوشش کرے گا۔ایوارڈ اس عدالت کی رجسٹری کو بھیجا جا سکتا ہے۔اخراجات پچاس پچاس میں تقسیم کیے جائیں گے۔"

اس حکم کے مطابق، سری جسٹس اے ڈی کوشل نے حوالہ داخل کیا اور 18 فروری 1992 کو اپنا ایوارڈ منظور کیا۔ثالث سے پہلے، مدعی/مدعا علیہ نے اپنے دعوے کو تین حصوں میں تقسیم کیا، ہر ایک کا تعلق ایک مخصوص مدت سے ہے جیسا کہ نیچے دیے گئے جدول میں بیان کیا گیا ہے: (ایوارڈ سے نکالا گیا)۔

جزو کی تعیین	مدت	دعوے
حصہ A	6.10.1986 تا 16.5.1988	بورڈ کی جانب سے مورخہ 16.8.88 کے بل میں 28,56,854 روپے کی طلب اور اس رقم کی عدم ادائیگی پر عائد سرچارج کو مکمل طور پر مسترد کیا جانا چاہیے، البتہ یہ مستردگی صرف اس حد تک مشروط ہوگی کہ پہلے میٹر کی درستگی سے متعلق فیصلہ چیف الیکٹریکل انسپکٹر (C.E.I.) کی جانب سے، 1910 کے ایکٹ کی دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت کیا جائے۔
حصہ B	17.5.1988 تا 10.8.1990	بورڈ نے کمپنی سے وہ رقم وصول کی ہے جو دوسرے میٹر کی ریڈنگز کی بنیاد پر مقرر کی گئی، جو کہ نہایت ناقص اور مکمل طور پر ناقابلِ اعتماد آلہ ہے۔
حصہ C	10.8.1990 سے آگے	بورڈ کا دعویٰ ہے کہ دوسرا میٹر بھی سست چل رہا ہے۔ کمپنی اس دعوے کی تردید کرتی ہے اور تنازعہ چیف الیکٹریکل انسپکٹر (C.E.I.) کو بھیج دیا گیا ہے۔ بورڈ صرف پہلے میٹر کی ریڈنگز کے مطابق، یا کسی بھی صورت میں، دوسرے میٹر کی ریڈنگز کے مطابق ہی رقم وصول کر سکتا ہے۔

فاضل ثالث نے مؤقف اختیار کیا کہ وہ دعویٰ جس میں ثالثی کا حوالہ دیا گیا ہے وہ صرف حصہ-اے یعنی 6.10.1986 سے 16.5.1988 کے تحت مذکور مدت سے متعلق ہے۔اس لیے اس نے حصے-بی اور سی کے تحت مذکور ادوار کے حوالے سے مدعی کے دعوے پر بات کرنے سے انکار کر دیا۔ جہاں تک حصہ-اے کا تعلق ہے، اس نے مندرجہ ذیل فیصلہ پیش کیا:

"14. نتیجے میں، مدت اے سے متعلق کمپنی کا دعوی مکمل طور پر کامیاب ہو جاتا ہے اور یہ مانا جاتا ہے کہ بورڈ کمپنی کو برقی توانائی کی فراہمی کے لیے کسی بھی رقم کا حقدار نہیں ہے جس کی گنتی پہلے میٹر کے ذریعے ریکارڈ کردہ ریڈنگ کے مطابق کی گئی ہے سوائے اس کے کہ جہاں تک الیکٹریکل انسپکٹر اوپر نکالی گئی ذیلی دفعہ (6) کی توضیعات کے مطابق دیے گئے فیصلے میں اس کی اجازت دے۔اگر اور جب اس

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طرح کے فیصلے کا اعلان کیا جاتا ہے، تو یہ اس سے کسی بھی اپیل کے نتیجے کے تابع ہوگا۔"

بورڈ نے مذکورہ ایوارڈ پر عذرات دائر کیے ہیں۔ ہم نے اپیل کنندہ بورڈ کے وکیل کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ/مدعی کے وکیل دونوں کو سنا ہے۔

بورڈ کے فاضل وکیل سری گوئل کی طرف سے پہلا اعتراض یہ ہے کہ ایوارڈ کو ٹرائل کورٹ کو بھیجا جانا چاہیے جو اس پر غور کرے گی اور فیصلہ کرے گی کہ آیا اسے عدالت کا قاعدہ بنایا جانا چاہیے یا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ اس عدالت کا کام نہیں ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا مذکورہ ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنایا جائے۔ ہم اتفاق کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ تنازعہ کو ثالث کے حوالے کرنے والے حکم نامے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ "ایوارڈ اس عدالت کی رجسٹری کو بھیجا جا سکتا ہے۔" حکم نامے میں ایسا کچھ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس عدالت نے ایوارڈ کو ٹرائل کورٹ کو غور کے لیے منتقل کرنے پر غور کیا تھا۔ حکم نامے کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایوارڈ کو قبول یا مسترد کرنا صرف اس عدالت اور اس عدالت پر منحصر ہے۔

اپیل گزار کے فاضل وکیل کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جو ثالثی کو بھیجا جا سکتا تھا وہ صرف وہ تنازعہ تھا خصوصی اجازت کی درخواست میں شامل تھا۔ دعویٰ میں زیر التواء مرکزی تنازعہ کا کبھی ارادہ نہیں تھا اور نہ ہی اسے اصل میں ثالث کے پاس بھیجا گیا تھا۔ یہ ایک بار پھر ایک اعتراض ہے جسے ہم قبول نہیں کر سکتے۔ یہ تجویز کرنا مضحکہ خیز ہے کہ جو بات ثالث کو بھیجی گئی تھی وہ یہ تھی کہ آیا الیکٹریکل انسپکٹر کو مقدمہ زیر التواء دعویٰ 26(6) کے تحت درخواست پر آگے بڑھنے کے لیے کہا جانا چاہیے۔ حکم نامے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مقدمے میں زیر التواء فریقین کے درمیان تنازعہ کا حوالہ دیا گیا تھا اور اسی دعویٰ ثالث اور فریقین نے اسے سمجھا۔ ثالث کے سامنے کسی بھی مرحلے پر بورڈ نے یہ اعتراض نہیں اٹھایا کہ اسے مرکزی تنازعہ میں جانے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور اسے خود کو عدالتِ عالیہ کے حکم کی درستگی تک محدود رکھنا چاہیے جس میں الیکٹریکل انسپکٹر کو دفعہ 26(6) کے تحت درخواست پر آگے بڑھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ 14 نومبر 1991 کے حکم پر رضامندی ظاہر کرنے اور مرکزی تنازعہ کی خوبیوں پر ثالث کے سامنے کارروائی میں حصہ لینے کے بعد، اب بورڈ کے لیے یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ مذکورہ اعتراض صرف اس وجہ سے اٹھائے کہ ایوارڈ اس کے خلاف گیا ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سری گوئل نے پھر کہا کہ ثالث نے اس سوال کا فیصلہ نہیں کیا ہے جس کا فیصلہ کرنے کے لیے کہا گیا تھا، کیونکہ اس نے تنازعہ کو دوبارہ الیکٹریکل انسپکٹر کے حوالے کر دیا ہے۔ ہم بھی اس دلیل سے متفق نہیں ہو سکتے۔ بورڈ کا معاملہ یہ تھا کہ وہ الیکٹریکل انسپکٹر کے میٹر کی درستگی اور مدعی کی اضافی رقم ادا کرنے کی ذمہ داری کا فیصلہ کرنے سے پہلے ہی روپے کی مذکورہ رقم کو براہ راست وصول کرنے کا حقدار ہے۔ اور اس تنازعہ کا فیصلہ اب ثالث نے کر دیا ہے۔ اس عدالت کا یہ ارادہ کبھی نہیں تھا کہ ثالث خود کو الیکٹریکل انسپکٹر کا متبادل بنائے اور دفعہ 26(6) کے تحت فیصلہ کرے۔ ثالث نے فیصلہ کیا ہے کہ بورڈ مدعی کو برقی توانائی کی فراہمی کے لیے کسی بھی رقم کی وصولی کا حقدار نہیں ہے جس کی گنتی پہلے میٹر کے ذریعے ریکارڈ کردہ ریڈنگ کے مطابق کی گئی ہے سوائے اس کے کہ جہاں تک الیکٹریکل انسپکٹر دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت دیے گئے فیصلے میں اس کی اجازت دے۔ انہوں نے مزید واضح کیا ہے کہ اگر اور جب الیکٹریکل انسپکٹر اپنا فیصلہ پیش کرتا ہے، تو یہ اس کے ایوارڈ کے موضوع پر غالب ہوگا، یقیناً، اس سے کسی بھی اپیل پر۔ اس لیے ہمیں دفعہ 16 کے تحت ایوارڈ بھیجنے کا کوئی وارنٹ نظر نہیں آتا اور نہ ہی ہم مطمئن ہیں کہ ایوارڈ ریکارڈ کے سامنے کسی واضح غلطی کا شکار ہے۔ بورڈ کے مطابق، واضح غلطی، مدعی کی ذمہ داری کے معاملے کا مکمل اور آخر میں فیصلہ کرنے میں وہی ناکامی ہے۔

سری گوئل کی طرف سے زور دی گئی ایک اور دلیل دفعہ 26 کے ذیلی دفعہ (6) کی تشریح سے متعلق ہے۔ ان کے مطابق، مذکورہ ذیلی سیکشن الیکٹریکل انسپکٹر کو معائنہ سے چھ ماہ قبل صارف کو فراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار کا اندازہ لگانے کا اختیار دیتا ہے۔ ہمیں اس پیشکش پر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ثالث نے اسی مدت کے لیے بورڈ کے دعوے پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ الیکٹریکل انسپکٹر کا حوالہ بھی اسی مدت کے لیے ہے یعنی 6.10.1986 سے 16.5.1988، جس تاریخ کو چیک میٹر نصب کیا گیا تھا۔

آخر میں، سری گوئل کی طرف سے یہ پیش کیا گیا کہ فریقین کے درمیان معاہدہ اس کے برعکس فراہم کرتا ہے، جیسا کہ دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (1) میں غور کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے معاہدہ قانون کی توضیعات پر غالب ہے۔ وہ دفعہ 26 کے ذیلی دفعہ (1) کے ابتدائی الفاظ پر انحصار کرتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"(i)اس کے برعکس معاہدے کی عدم موجودگی میں، کسی صارف کو فراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار یا سپلائی میں موجود برقی مقدار کا پتہ ایک درست میٹر کے ذریعے لگایا جائے گا، اور لائسنس یافتہ، اگر صارفین کو ضرورت ہو تو، صارف کو اس طرح کا میٹر فراہم کرائے گا۔

بشرطیکہ لائسنس یافتہ صارف سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ وہ اسے ایک میٹر کی قیمت کے لیے ضمانت دے اور اس کے کرائے کے لیے معاہدہ کرے، جب تک کہ صارف میٹر خریدنے کا انتخاب نہ کرے۔"

یہ ہمارے نوٹس میں نہیں لایا گیا ہے کہ معاہدے میں کوئی ایسی توضیع شامل ہے جو دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (6) میں موجود شق سے مطابقت نہیں رکھتی ہے۔ یہ بھی نہیں دکھایا گیا ہے کہ معاہدہ دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (1) میں فراہم کردہ طریقہ سے مختلف طریقہ (مدعاعلیہ کے ذریعے استعمال ہونے والی توانائی کی مقدار کا پتہ لگانے کے لیے) فراہم کرتا ہے۔ایسی صورت حال میں، فاضل وکیل کی طرف سے زور دی گئی دلیل کو غلط سمجھا جانا چاہیے۔

اس کے مطابق، ہم 18 فروری 1992 کو سری جسٹس اے ڈی کوشل (سبکدوش) کے ذریعے دیے گئے ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بناتے ہیں۔ اس مقدمے میں ڈگری تصور سمجھا جائے۔ دعویٰ مذکورہ ایوارڈ کے لحاظ سے نمٹا دیا جاتا ہے۔الیکٹریکل انسپکٹر قانون کے مطابق اپنے حوالے کردہ تنازعہ کا جلد از جلد فیصلہ کرے گا۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل نمٹادی گئی۔